Date of Publication: 09-02-2013
PRICE Rs. 2/-
POSTED ON 10-11 Feb. 2013
R.N.I No. 2186/57
POSTAL REGN. NO. DL (C) -01/1195/2012-14
Licensed to Post Without Prepayment U(C)160/2012-14

HAMARI ZABAN (WEEKLY)
ہفت روزہ
ہماری زبان
انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی
15-21 February 2013
۱۵ تا ۲۱ر فروری ۲۰۱۳ء
Issue: 7, Vol.:72
شمارہ نمبر: ۷، جلد نمبر: ۷۲

تعلیم
مسلم مسائل کا واحد حل

عتیق مظفر پوری (A-81، جوشی کالونی، آئی. پی. ایکسٹینشن، منڈاولی، دہلی-92)

یوں تو آزادی کے بعد سے ہی ملک کے مسلمانوں اور ان کے مسائل بحث کا موضوع رہے ہیں۔ ابتدائی سال بلکہ ۱۹۷۰ء کی دہائی تک کا زمانہ تو حب الوطنی اور مسلمان کی ملک سے وفاداری پر بحث کی نذر ہوگیا۔ مسلم لیڈروں کی تقاریر کا خاصا حصہ اسی بات پر صرف ہوجایا کرتا تھا کہ مسلمان ملک سے وفاداری کے معاملے میں کسی سے کم نہیں ہیں۔ حوالدار عبدالحمید اور بریگیڈیئر عثمان کی جاں نثاری کی مثال پیش کی جاتی تھیں۔ مسلمان لاشعوری طور پر ملک کی تقسیم کے ناکردہ گناہ کے احساس تلے دبے نظر آتے تھے۔ اپنے حالات کو بہتر بنانے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے حکومت کو متوجہ کرنے کے بجائے ان کی توجہ فلسطین، لیبیا، مصر اور عراق وغیرہ پر مرکوز ہوا کرتی تھی۔ حافظ الاسد، انور سادات، یاسر عرفات، کرنل قذافی اور صدام حسین وغیرہ ان کے ہیرو ہوا کرتے تھے۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی کے بعد ایک نیا احساس بیدار ہوا۔ بلند آواز میں یہ کہنے کی جرأت پیدا ہوئی کہ ملک کی تقسیم کے وہ ذمہ دار نہیں۔ یہ ایک سیاسی کھیل تھا، جو اس وقت کے سیاست دانوں نے اپنے مفاد کے لیے کھیلا تھا۔ سیاست دانوں کے اس کھیل کی سزا مسلمانوں کو نہیں دی جاسکتی۔ قومی لیڈروں اور سیاسی پارٹیوں نے بھی اس کا اعتراف کرنا شروع کیا، مگر اس اعتراف کرنے میں اتنی دیر کردی گئی کہ سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ہندستانی مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہوچکی تھی۔

بعض حلقے یا افراد کو اس سے اختلاف ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کے کمزور اور پس ماندہ طبقات کے خلاف اس طرح کا بھید بھاؤ نہیں پایا جاتا، جس طرح کا بھید بھاؤ ہندو دلت طبقات کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو سماجی اعتبار سے دلتوں سے بدتر حالت میں نہیں کہا جاسکتا، مگر معاشی سطح پر مسلمان بحیثیت قوم کافی پیچھے آچکے ہیں۔ شاید ہی کسی کو اس سے کوئی اختلاف ہوگا۔ تعلیمی سطح پر بھی کم و بیش یہی حالت نظر آتی ہے۔ خاص طور پر شمالی ہند کی ریاستوں میں جو تقسیم سے بری طرح متاثر ہوئی تھیں، ان میں مسلمان تعلیم کے میدان میں کافی پیچھے نظر آتے ہیں۔ جنوبی ہند کی طرح یہاں کے مسلمانوں کے پاس ان کی تعداد کے اعتبار سے نہ تو اعلا تعلیمی و تکنیکی ادارے ہیں، نہ پیسہ اور نہ شعور۔ ان ریاستوں کے مسلم سیاسی لیڈروں نے بھی اس سمت میں سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں دی۔ راقم الحروف کرناٹک، آندھرا پردیش اور کیرالا وغیرہ کے کم و بیش ایک درجن اراکین پارلیمنٹ و اسمبلی سے واقف ہے۔ ان کی اکثریت تعلیمی میدان سے وابستہ ہے۔ ان میں سے بیشتر کئی کئی کالج، اسکول، پالی ٹیکنک اور انجینئرنگ کالج جیسے اعلا تعلیمی و تکنیکی ادارے چلاتے ہیں، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ جنوبی ہند کی ریاستوں کے مسلم سیاست داں اپنی علمی خدمات کی بدولت ہی ایم ایل اے اور ایم پی منتخب کیے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس شمالی ہند کے مسلم سیاسی لیڈروں اور اراکین پارلیمنٹ و اسمبلی کے کوائف پر نظر ڈالی جائے تو معدودے چند کو چھوڑ کر میدان خالی نظر آتا ہے۔ کئی کے پاس تو یونی ورسٹی اور کالج تک کی بھی اسناد نہیں ہیں۔ شمالی ہند کے مسلمانوں کی تعلیمی پس ماندگی کو اس کے منطقی نتیجے کے علاوہ بھلا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ آزادی کے بعد علمائے کرام نے جس طرح مدارس کا جال بچھا کر مسلمانوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی سنجیدہ کوشش کی تھی، اس طرح عصری تعلیم کی جانب توجہ نہیں دی گئی، بلکہ اب بھی نہیں دی جارہی ہے۔

انتخابات کے موقعے پر مسلم سیاست داں مسلمانوں کے جو مسائل سیاسی پارٹیوں کے سامنے رکھتے ہیں، ان میں بھی عام طور پر مساجد، مدارس، عیدگاہ، قبرستان جیسے مسائل ہی حاوی ہوتے ہیں۔ اس سے آگے اگر کوئی بات بڑھتی بھی ہے تو وہ بدقسمتی سے فرقہ وارانہ فسادات، دہشت گردی اور دہشت گردی کے الزام میں بے قصور مسلم نوجوانوں کی گرفتاری وغیرہ پر آکر ٹھہر جاتی ہے۔

بعض حلقے اور افراد کبھی کبھی ریزرویشن کی بات بھی کرلیتے ہیں، لیکن ان سب کا بھی محرک عام طور پر ان افراد کے لیے سیاست میں اپنی جگہ بنانا، کونسل یا راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنا اور تنظیموں کے لیے فرائض منصبی کی ادائیگی سے زیادہ کچھ کم ہی ہوتا ہے۔ کتنے افراد اور ادارے ہیں جو تعلیمی میدان میں سرگرم ہوں گے، شاید انھیں انگلیوں پر شمار کیا جاسکتا ہے، جب کہ تعلیم ہی ہر طرح کی ترقی کی کلید ہے۔ مسلمانوں کو اس راز کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ڈاکٹر سے کہتا ہے کہ اسے بخار ہے، سر میں درد ہورہا ہے، جسم ٹوٹ رہا ہے، جوڑ جوڑ دکھتے ہیں، نیند نہیں آتی ہے، کھانسی کے مارے برا حال ہے۔ مریض کی تکالیف سن کر فاضل ڈاکٹر کبھی یہ نہیں کرتا کہ ہر تکلیف کی علاحدہ دوا دے کر مریض کو واپس کردے، وہ اس کے اصل مرض کی تشخیص کرتا ہے اور تشخیص کرکے کوئی ایسی دوا دیتا ہے جو تمام تکالیف کا سد باب کرے۔ آج مسلمانوں کے اندر جو خرابیاں نظر آرہی ہیں، جو غربت اور پس ماندگی نظر آرہی ہے، اتحاد و اخوت کا جو فقدان نظر آرہا ہے، غیر تو غیر اب اپنے بھی یہ کہنے لگے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر تحمل کی کمی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑا کرلیتے ہیں، مار پیٹ پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ ان کے اندر جرائم کا میلان بڑھ رہا ہے۔ جیلوں میں ان کا فیصد تناسب ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ ہوگیا ہے۔ ان کے اتحاد کی کمی ہے، جلد مشتعل ہوجاتے ہیں۔ کوئی بھی انھیں جذبات کی رو میں بہا لے جاسکتا

(بقیہ صفحے پر)

اشاریہ ہماری زبان

جنوری تا دسمبر 2012

پہلی قسط

مُحمّد عارف خاں

اخبارات و رسائل کے اشاریے کی اہمیت و افادیت ہمیشہ رہی ہے۔ یہ تشنگانِ علم و ادب کے لیے سرچشمۂ فیض کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو میں ان دنوں اشاریہ سازی کی طرف خاص توجہ دی جارہی ہے اور اکثر رسائل و جرائد اپنے مشمولات کا اشاریہ تیار کرتے ہیں تاکہ طلبا اور ریسرچ اسکالران سے استفادہ کرسکیں۔

ہفت روزہ 'ہماری زبان' بھی اردو کا ایک اہم علمی و ادبی اخبار ہے، خاص طور سے اردو دنیا کی صورتِ حال اور اردو کے مسائل سے باخبر رکھنے کا واحد اخبار ہے۔ اس میں علمی، ادبی اور تنقیدی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح سال ۲۰۱۲ء کا 'ہماری زبان' کا اشاریہ شائع کیا جارہا ہے، جس میں مضامین، تبصرے اور وفیات کا اشاریہ تاریخی ترتیب سے دیا گیا ہے ——محمد عارف خاں

مضامین

یکم تا ۲۱؍جنوری (راج بہادر گوڑ نمبر)
- راج بہادر گوڑ — ایک باغ و بہار شخصیت، غلام یزدانی ایڈوکیٹ
- ڈاکٹر راج بہادر گوڑ کی یاد میں، پروفیسر سلیمان اطہر جاوید
- خود نمائی تو نہیں شیوۂ اربابِ وفا - ڈاکٹر راج بہادر گوڑ کو خراجِ عقیدت، ڈاکٹر لیئق صلاح
- بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا، آہ راج انکل! قمر جلالی
- ڈاکٹر راج بہادر گوڑ: کچھ یادیں، ڈاکٹر سید بشیر احمد
- گوڑ صاحب: خدا حافظ، ڈاکٹر مسعود جعفری
- اردو کا بہادر سپاہی - ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، صابر علی سیوانی
- ڈاکٹر راج بہادر گوڑ - سخاوت میں حاتم طائی، نسیم تراب الحسن
- تلنگانہ تحریک کے روحِ رواں ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، سجاد شاہد
- مختلف انجمنوں اور اداروں کا ڈاکٹر راج بہادر گوڑ کو خراجِ عقیدت: ایک رپورٹ
- راج بہادر گوڑ: ایک جامع حیثیات شخصیت، خلیق انجم

۲۲ تا ۲۸؍جنوری
- حالیؔ پانی پتی اور اُن کے خاندان کی سماجی، علمی و ادبی خدمات (پہلی قسط)، مہندر پرتاپ چاند
- اردو و دیگر زبانوں کے تحفظ کا مسئلہ، ڈاکٹر محمود شیخ
- مولانا عبدالماجد: ایک تحریکی خاکہ (پہلی قسط)، ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب

یکم تا ۷؍فروری
- جھارکھنڈ میں اردو کی ابتدائی تعلیم: چند توجہ طلب امور، پروفیسر ابوذر عثمانی
- مولانا عبدالماجد: ایک تحریکی خاکہ (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب
- اردو گھر میں ڈاکٹر کریم تحفی کے اعزاز میں جلسہ: ایک رپورٹ، رپورٹ: محمد عارف خاں
- حالی پانی پتی اور اُن کے خاندان کی سماجی، علمی و ادبی خدمات (دوسری اور آخری قسط)، مہندر پرتاپ چاند

۸ تا ۱۴؍فروری
- ہر دلعزیز فن کار جگجیت سنگھ، کشمیری لال ذاکر
- معروف صحافی راز امتیاز، محمد یعقوب اسلم
- محمود سعیدی کی غزل گوئی: ایک اجمالی جائزہ، شہزاد اختر برہان پوری

۱۵ تا ۲۱؍فروری
- ہریانہ سے تعلق رکھنے والے وہ شعرا، ادبا اور فن کار جو ۲۰۱۱ء میں ہم سے جدا ہوگئے (پہلی قسط)، مہندر پرتاپ چاند
- اشاریہ 'ہماری زبان' جنوری تا دسمبر ۲۰۱۱ء (پہلی قسط)، محمد عارف خاں
- دہلی میں اردو اساتذہ کا مستقل طور پر تقرر کا اعلان (اداریہ)، (پہلی قسط)
- حکیم محمد یعقوب اسلم مرحوم کی یاد میں، ڈاکٹر جاوید وحید

۲۲ تا ۲۸؍فروری
- عربی الفاظ کا سفر، پروفیسر محسن عثمانی
- دہلی میں اردو اساتذہ کا مستقل طور پر تقرر کا اعلان (اداریہ)، (دوسری اور آخری قسط)
- ہریانہ سے تعلق رکھنے والے وہ شعرا، ادبا اور فن کار جو ۲۰۱۱ء میں ہم سے جدا ہوگئے (دوسری اور آخری قسط)، مہندر پرتاپ چاند
- اشاریہ 'ہماری زبان' جنوری تا دسمبر ۲۰۱۱ء (دوسری قسط)، محمد عارف خاں

یکم تا ۷؍مارچ
- خاندیش میں اردو غزل ۱۹۶۰ء کے بعد، ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ شکیل
- تمل ناڈو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر قربی ویلوری، ڈاکٹر سید منیر محی الدین
- اشاریہ 'ہماری زبان' جنوری تا دسمبر ۲۰۱۱ء (تیسری اور آخری قسط)، محمد عارف خاں

۸ تا ۱۴؍مارچ
- عصری ہندوستان میں اردو: ایک بے خانماں زبان کو درپیش چیلنج (پہلی قسط)، محمد حامد انصاری
- اطہر پرویز کی یاد میں، ڈاکٹر محی الدین زور کشمیری
- مزارِ غالب کی حالت (اداریہ)، (پہلی قسط)
- ہم اردو والے اور ہماری اردو، ڈاکٹر احسان حسن

۱۵ تا ۲۱؍مارچ
- مولانا شبلی اور مولانا ابوالحسن علی: مجالسِ حسنہ کی روشنی میں، پروفیسر محسن عثمانی
- پنڈت شام لال ایب کی یاد میں (پہلی قسط)، ڈاکٹر پریمی رومانی
- مزارِ غالب کی حالت (اداریہ)، (دوسری اور آخری قسط)
- عصری ہندوستان میں اردو: ایک بے خانماں زبان کو درپیش چیلنج (دوسری اور آخری قسط)، محمد حامد انصاری

۲۲ تا ۲۸؍مارچ
- نصیر الدین ہاشمی اور دکن میں اردو، پروفیسر محمد علی اثر
- پنڈت شام لال ایب کی یاد میں (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر پریمی رومانی
- مغنی تبسم 'اردو کا حسین پرچم'، ڈاکٹر مسعود جعفری

یکم تا ۷؍اپریل
- ماضی کی سنہری یادیں - جب اردو صحافت جوان تھی (پہلی قسط)، وشوا ناتھ طاؤس
- کرناٹک میں اردو زبان کے تاریخی عوامل، ڈاکٹر محمد نظام الدین
- فکرِ امروز، ڈاکٹر محمود شیخ

۸ تا ۱۴؍اپریل
- ترکی میں اردو، ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ معین قریشی
- ماضی کی سنہری یادیں - جب اردو صحافت جوان تھی (دوسری قسط)، وشوا ناتھ طاؤس
- اردو ذریعۂ تعلیم: ایک جمہوری حق (پہلی قسط)، ڈاکٹر لطیف سبحانی

۱۵ تا ۲۱؍اپریل
- اردو صحافت میں خواتین کی محدود شمولیت پر ایک نظر، ڈاکٹر رضیہ عارف
- ماضی کی سنہری یادیں - جب اردو صحافت جوان تھی (تیسری اور آخری قسط)، وشوا ناتھ طاؤس
- اردو ذریعۂ تعلیم: ایک جمہوری حق (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر لطیف سبحانی

۲۲ تا ۲۸؍اپریل
- اردو کے فروغ و ارتقا کی بنیادی کلید، عتیق مظفر پوری
- اردو نثر کے بنیادی اسالیب، ڈاکٹر احسان حسن
- غالب کی شاعری میں رنگِ نشاط، ڈاکٹر مسعود جعفری

یکم تا ۷؍مئی
- اردو اساتذہ کی تقرری - وزیرِ اعلا اور وزیرِ تعلیم کے صرف وعدے ہی وعدے، وسیم راشد
- راجستھان میں آزادی کے بعد اردو کی تدریسی کتب: ایک جائزہ

(پہلی قسط)، ڈاکٹر عزیز اللہ شیرانی
- سید محمد اظہر علی کی یاد میں، سید محمد ذاکر علی

۸ تا ۱۴/ مئی
- ہریانہ سے تعلق رکھنے والے کچھ نمائندہ گلوکار – اردو کلام گانے والے (پہلی قسط)، مہندر پرتاپ چاند
- راجستھان میں آزادی کے بعد اردو کی تدریسی کتب: ایک جائزہ (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر عزیز اللہ شیرانی
- ایک کہنہ مشق شاعر سید سید حسن دانش کی یاد میں، ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب

۱۵ تا ۲۱/ مئی
- مزار غالب کی حالت ۱۹۲۹ء اور ۱۹۴۲ء میں – مولانا عبدالمجید سالک اور آغا شورش کاشمیری کے تاثرات، وشوا ناتھ طاؤس
- کیفی اعظمی کی نظم ابن مریم، ڈاکٹر احسان حسن
- ہریانہ سے تعلق رکھنے والے کچھ نمائندہ گلوکار – اردو کلام گانے والے (دوسری اور آخری قسط)، مہندر پرتاپ چاند

۲۲ تا ۲۸/ مئی
- عبدالحق محی کی بازیافت، خداداد مونس
- ایم عرفان کی مصوری، حبیب احمد
- دور جدید میں اردو افسانہ کا آغاز و ارتقا (پہلی قسط)، ڈاکٹر محمد اسد اللہ

یکم تا ۷/ جون
- فکاہیہ کالم نگاری: ملا رموزی سے موجودہ عہد تک، عارف عزیز
- دور جدید میں اردو افسانہ کا آغاز و ارتقا (دوسری قسط)، ڈاکٹر محمد اسد اللہ
- اردو زبان: چند معروضات، ڈاکٹر محمود شیخ

۸ تا ۱۴/ جون
- اقبال اور اردو اخبارات، وشوا ناتھ طاؤس
- دور جدید میں اردو افسانہ کا آغاز و ارتقا (تیسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر محمد اسد اللہ
- انجمن کی چار درسی کتابیں – تلفظ و املا کا مسئلہ، پروفیسر اشرف رفیع

۱۵ تا ۲۱/ جون
- دلی کی طوائفوں کا ترجمان ہفت روزہ 'عروس نو' ۱۹۲۸ء میں جاری ہوا۔ قیصر دہلوی بھنگی دہلی مدیر تھیں، وشوا ناتھ طاؤس
- برج پریمی – ایک مطالعہ (پہلی قسط)، پروفیسر محمد اسد اللہ وانی
- تمل ناڈو کے اردو مدارس کی خستہ حالی، علیم صبا نویدی

۲۲ تا ۲۸/ جون
- فیض کی بین الاقوامی اہمیت (فیض صدی تقریبات کے موقعے پر لکھا گیا مقالہ) (پہلی قسط)، محمد ایوب واقف
- برج پریمی – ایک مطالعہ (دوسری اور آخری قسط)، پروفیسر محمد اسد اللہ وانی
- مادری زبان بچے کے ذہن کے لیے بوجھ نہیں بنتی وہ اس کے وجود میں سرایت کر جاتی ہے...، عارف عزیز

یکم تا ۷/ جولائی
- مصنف، فن پارہ یا تحریر اور قاری (پہلی قسط)، پروفیسر ظہور الدین
- فیض کی بین الاقوامی اہمیت (فیض صدی تقریبات کے موقعے پر لکھا گیا مقالہ) (دوسری اور آخری قسط)، محمد ایوب واقف
- برہان پور میں نظم نگاری: اجمالی جائزہ (ابتدا تا حال)، شہزاد انجم برہانی

۸ تا ۱۴/ جولائی
- میراجی: بحیثیت تنقید نگار (پہلی قسط)، محمد شاہد پٹھان
- مصنف، فن پارہ یا تحریر اور قاری (دوسری اور آخری قسط)، پروفیسر ظہور الدین
- لمحۂ ارتحال، پروفیسر محسن عثمانی

۱۵ تا ۲۱/ جولائی
- حضرت مولانا حسین احمد مدنی کی اردو سے محبت، وشوا ناتھ طاؤس
- میراجی: بحیثیت تنقید نگار (دوسری اور آخری قسط)، محمد شاہد پٹھان
- قدیم روزنامہ 'ندیم' بھوپال کا تعارف، عارف عزیز

۲۲ تا ۲۸/ جولائی
- اردو شاعری اور تنقیدی رویے (پہلی قسط)، ڈاکٹر ایس ایم عقیل
- جگن ناتھ آزاد کی نثر نگاری، ڈاکٹر برجی رومانی
- قومی زبان اور ہندوستان، ڈاکٹر محمود شیخ

یکم تا ۷/ اگست
- قائد وطن جناب رفیع احمد قدوائی کی ۱۹۴۶ء کی انتخابی مہم کی روداد: جب شعر و ادب سیاست کے ہم رکاب تھے، وشوا ناتھ طاؤس
- اردو شاعری اور تنقیدی رویے (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر ایس ایم عقیل
- 'دیوان زادہ' شیخ ظہور الدین حاتم، پر ایک نظر، قمر سنبھلی

۸ تا ۱۴/ اگست
- تحریک آزادی اور شعرائے خاندیش، ڈاکٹر ایس ایم عقیل
- کچھ شاہ سلطان ثانی کے بارے میں، علیم صبا نویدی
- آکولہ (برار) کے قدیم اردو اخبارات و رسائل، سید طیب نقشبندی القادری

۱۵ تا ۲۱/ اگست
- پروفیسر وہاب اشرفی: کچھ یادیں کچھ باتیں، ڈاکٹر مشتاق احمد
- پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کی مکتوب نگاری، پروفیسر محمد علی اثر
- مرزا غالب کے چند ادبی لطائف، ڈاکٹر سید بشیر احمد

۲۲ تا ۲۸/ اگست
- ہندو مسلم اتحاد کا نقیب 'الہلال' (مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار 'الہلال' کے اجرا کے ۱۰۰ سال پورے ہونے پر)، ڈاکٹر صابر علی سیوانی
- مولانا نثار احمد فدوی باقوی: خسرو کشور رباعی تمل ناڈو (پہلی قسط)، علیم صبا نویدی
- پریم چند کا دیہات، اسرار اللہ انصاری

یکم تا ۷/ ستمبر
- بابائے صحافت مولانا ظفر علی خاں – اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں، وشوا ناتھ طاؤس
- مولانا نثار احمد فدوی باقوی: خسرو کشور رباعی تمل ناڈو (دوسری اور آخری قسط)، علیم صبا نویدی
- روداد شعور: ایک مطالعہ، ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

۸ تا ۱۴/ ستمبر
- 'حیات شبلی' کے زبانی و مراسلاتی ماخذ (پہلی قسط)، کلیم صفات اصلاحی
- مظفر خیرآبادی کے بارے میں، ساحل احمد
- قطب شاہی دور کے کچھ اہم نثر نگار، ڈاکٹر سید بشیر احمد

۱۵ تا ۲۱/ ستمبر
- جب علمی دنیا پر اردو کا پرچم لہراتا تھا، وشوا ناتھ طاؤس
- 'حیات شبلی' کے زبانی و مراسلاتی ماخذ (دوسری قسط)، کلیم صفات اصلاحی
- مشہور مستشرق گارساں دتاسی (پہلی قسط)، ڈاکٹر سید بشیر احمد

۲۲ تا ۲۸/ ستمبر
- جب علمی صحافت شباب پر تھی۔ سینما منیجر بننے کے لیے اردو ویکلی 'چتر' کا قاری ہونا لازمی تھا، وشوا ناتھ طاؤس
- 'حیات شبلی' کے زبانی و مراسلاتی ماخذ (تیسری اور آخری قسط)، کلیم صفات اصلاحی
- مشہور مستشرق گارساں دتاسی (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر سید بشیر احمد

یکم تا ۷/ اکتوبر
- اڑیسہ میں اردو شاعری کی سمت و رفتار (اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں)، پروفیسر کرامت علی کرامت
- شفیق فاطمہ شعریٰ: جدید اردو نسائی شاعری کی منفرد آواز، ڈاکٹر محمد سعیدی
- تمل ناڈو میں اردو (پہلی قسط)، ڈاکٹر جاوید حبیب

۸ تا ۱۴/ اکتوبر
- امتیاز علی تاج کا مقدمہ حیات: ظفر علی خاں کے دور میں – پنڈت ہری چند اختر بطور وکیل صفائی پیش ہوئے، وشوا ناتھ طاؤس
- تمل ناڈو میں اردو (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر جاوید حبیب
- اردو کے عاشق صادق پروفیسر عبدالقوی دسنوی کی یاد میں، انوار الحسن دسنوی

۱۵ تا ۲۱/ اکتوبر
- اتر پردیش میں اردو کے آئینی حقوق کی بحالی کے مطالبات کا چارٹر، عزیز احمد
- جسٹس مارکنڈے کاٹجو کی سربراہی میں دہلی سے اردو وراثت کارواں کا آغاز (اداریہ)
- شاغل ادیب کی یاد میں، قاضی فاروق عارفی
- اقبال شناسی اور حیدرآباد، ڈاکٹر عقیل ہاشمی

۲۲ تا ۲۸/ اکتوبر
- اردو زبان، تعلیم اور مسلمان: ایک مثلث بے کلیسا (پہلی قسط)، سید شہاب الدین
- سینٹرل ایشیا: اردو کا رشتہ بہت قدیم ہے، تنش مرزا (تاشقند)
- معلم اردو سند یافتگان کی بھی تقرری کا حکومت اتر پردیش کا فیصلہ، محمد عارف خاں
- شرافت اور سادگی کے پیکر ڈاکٹر شریف احمد (پہلی قسط)، شیخ عقیل احمد

یکم تا ۷/ نومبر
- کامریڈ احسان الٰہی – ایک محب وطن اردو دانشور کا دردناک انجام، وشوا ناتھ طاؤس
- شرافت اور سادگی کے پیکر ڈاکٹر شریف احمد (دوسری اور آخری قسط)، شیخ عقیل احمد
- اردو زبان، تعلیم اور مسلمان: ایک مثلث بے کلیسا (دوسری اور آخری قسط)، سید شہاب الدین

۸ تا ۱۴/ نومبر
- ہندوستان میں اردو – کل اور آج (پہلی قسط)، پروفیسر عبدالستار دلوی
- فراق گورکھپوری کی غزل گوئی: ایک مطالعہ، شہزاد انجم برہانی
- بچوں کے ادب کا سیمینار – چند اہم نکات، غلام حیدر

۱۵ تا ۲۱/ نومبر
- ہندوستان میں اردو – چند معروضات (پہلی قسط)، پروفیسر چودھری محمد نعیم
- علم و ادب کے قدرداں نواب غوث خاں اعظم بہادر (پہلی قسط)، علیم صبا نویدی
- ہندوستان میں اردو – کل اور آج (دوسری اور آخری قسط)، پروفیسر عبدالستار دلوی

۲۲ تا ۲۸/ نومبر
- ڈاکٹر اطہر فاروقی انجمن ترقی اردو (ہند) کے مستقل جنرل سکریٹری مقرر: ایک رپورٹ، (ادارہ)
- ہندوستانی نظم سیاست میں اردو اور دیگر لسانی اقلیتوں کی حیثیت، جسٹس ایم این وینکٹ چلیا
- علم و ادب کے قدرداں نواب غوث خاں اعظم بہادر (دوسری اور آخری قسط)، علیم صبا نویدی

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

اردو دنیا

سی بی ایس ای کے فیصلے سے اردو میڈیم طلبہ پریشان

نئی دہلی (۸ فروری)۔ سرکاری ادارہ سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) کے ایک تازہ فیصلے سے اردو پڑھنے والے ہزاروں طلبہ مصیبت میں پھنس گئے ہیں اور اگر حکومت نے فوری مداخلت نہیں کی تو ان طالب علموں کا کیریر اور مستقبل تاریک ہوسکتا ہے۔

سی بی ایس ای نے ملک بھر کے مختلف میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس کورسز میں داخلے کے لیے آئندہ ۵ مئی کو منعقد ہونے والے داخلہ جاتی امتحان "نیٹ 2013" (نیشنل ایلی جیبلٹی کم انٹرنس ٹسٹ) میں اردو زبان میں سوال نامے فراہم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ سی بی ایس ای کے اس فیصلے سے مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور دیگر ریاستوں میں اردو میڈیم کالجوں میں پڑھنے والے 6000 سے زائد طلبہ مذکورہ نیٹ 2013 میں شامل ہونے سے محروم رہ جائیں گے۔ خیال رہے کہ گزشتہ برسوں تک میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لیے امتحانات مختلف ریاستی بورڈ، ادارے یا متعلقہ کالج اپنے طور پر کراتے تھے لیکن حکومت ہند نے طلبہ کی سہولت کے لیے انہیں ایک ساتھ کرانے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کی ذمہ داری سی بی ایس ای کو سونپی تھی۔ سی بی ایس ای نے اس داخلہ جاتی امتحان کے سوالات انگریزی اور ہندی کے علاوہ گجراتی، بنگلہ، تیلگو، تمل، آسامی اور مراٹھی زبانوں میں فراہم کرنے کا تو اعلان کیا ہے لیکن اردو میں اس نے سوالات فراہم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ حالاں کہ اردو کو ملک کی کئی ریاستوں میں دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ سابق مرکزی وزیر اور کانگریس پارٹی کے سینئر رہنما پروفیسر سیف الدین سوز نے مرکزی حکومت کو ایک خط لکھ کر اس جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے فوری اقدامات کی اپیل کی ہے۔ پروفیسر سوز نے انسانی وسائل کے فروغ کے وزیر پلم راجو اور صحت و خاندانی بہبود کے وزیر غلام نبی آزاد کو اس سلسلے میں ایک خط لکھ کر فوری مداخلت کی گزارش کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر اردو زبان میں سوال نامے شائع نہیں کیے جاتے ہیں تو ہزاروں اردو داں طلبہ میڈیکل کی تعلیم سے محروم رہ جائیں گے۔ انھوں نے یاد دلایا کہ سی بی ایس ای کی جانب سے ملک بھر میں ایک ہی ٹسٹ کرانے کا فیصلہ کرنے سے قبل مہاراشٹر کی ڈائرکٹوریٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ دیگر زبانوں کے علاوہ اردو میں بھی سوال نامے فراہم کرتی رہی ہے۔

(راشٹریہ سہارا۔ دہلی)

تمام سرکاری محکموں میں اردو مترجم کی تقرری کی جائے

مرادآباد، اترپردیش (۳۱ جنوری) محلہ نوراللہ واقع مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (ایم ایس او) کے دفتر میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں تنظیم کی جانب سے ریاستی و مرکزی حکومت سے ہر محکمے میں اردو کے مترجم کی تقرری کیے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت ایم ایس او کے مغربی اترپردیش کے انچارج انیس احمد شیرازی جب کہ نظامت قمر علی رضوی نے کی۔ میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے انیس احمد شیرازی نے کہا کہ اردو وہ زبان ہے جو اپنے ہی گھر میں بیگانی ہوتی جارہی ہے۔ آج یہ مسلمانوں کی زبان کے نام سے یاد کی جانے لگی جو سراسر غلط اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کے ساتھ بے ایمانی ہے۔

شیرازی صاحب نے مطالبہ کیا کہ اس ملک کی یکجہتی کے لیے اردو زبان تریاق ثابت ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ آج بھی اردو کے جاننے والے ایک بڑی تعداد میں ہندوستان میں موجود ہیں، لہٰذا ان کی ضرورتوں کے لیے اردو ملازمین کی تقرریاں کرنی چاہئیں۔ سیاسی سازشوں کے باوجود اردو آج بھی پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے، یہاں تک کہ بیشتر افراد تو ایسے ہیں جو اردو کے علاوہ کوئی اور زبان جانتے ہی نہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ہر محکمے میں اردو کا مترجم مقرر کیا جائے۔ انھوں نے ریاستی حکومت کے ذریعے اردو مترجمین کی تقرریوں کا اعلان کیے جانے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کا یہ اچھا قدم ہے لیکن جتنی تعداد میں یہ اسامیاں نکالی گئی ہیں وہ ناکافی ہیں۔ لہٰذا ہم اکھلیش حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں وہ ان اسامیوں کی تعداد بڑھائے اور مرکزی حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملکی سطح پر اردو مترجمین کی تقرریاں کرے اور ہر محکمے میں اردو کا مترجم رکھے تاکہ اردو جاننے والے عوام کو کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(انقلاب۔ دہلی)

ہندی اور اردو میڈیم اسکولوں کو ابھی تک کتابیں نہیں ملی ہیں
طلبہ پریشان

کولکاتا (۹ جنوری)۔ مغربی بنگال اسکول ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی یہ نااہلی ہے کہ پرائمری کلاسوں کے بہت سارے طلبہ کو ابھی تک کتابیں نہیں ملی ہیں۔ اس سلسلے میں ہندی اور اردو میڈیم اسکولوں کے طلبہ زیادہ متاثر ہورہے ہیں کیوں کہ ابھی تک انھیں نئی کتابیں نہیں ملی ہیں اور اس کی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ مغربی بنگال بورڈ برائے پرائمری ایجوکیشن کی طرف سے ترجمے کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے۔ پہلے اور تیسرے درجے کے طلبہ کو ابھی تک کتابیں نہیں ملی ہیں۔ حساب کی کتابیں بھی ابھی تک درجہ سوم کے طلبہ کو نہیں ملی ہیں۔ ماہرین کمیٹی کے چیئرمین مسٹر اویک مجمدار نے کہا کہ ان پریشانیوں کا علم ہے اور جو بھی مسئلہ ہے اس پر جلد ہی میں قابو پالیا جائے گا۔

(آبشار۔ کلکتہ)

اردو اسکولوں سے ایس سی ایس ٹی کوٹے ختم کیے جائیں

کلکتہ (۳۰ جنوری)۔ حکومت مغربی بنگال کے وزیر برائے اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم غیاث الدین ملا کو اردو اکادمی میں استقبالیہ جلسے کے دوران آل بنگال اردو پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے سکریٹری ماسٹر محمد لقمان، ماسٹر محمد علی جان، اقبال آسی اور ماسٹر عابد علی نے ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں سکریٹری نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں ہزاروں پرائمری جونیئر، سکنڈری اور ہائر سکنڈری اردو اسکولوں سے ایس سی ایس ٹی کوٹے کو ختم کیا جائے، کیوں کہ برسوں سے ان اسکولوں میں ریزرو کوٹے کی وجہ سے اردو والوں کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ میمورنڈم کی ایک کاپی وزیر اعلا کے مشیر خاص سلطان احمد کو بھی دی گئی ہے، ان سے اس پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی ہے۔

(آزاد ہند۔ کلکتہ)

پروفیسر اخترالواسع اور ندا فاضلی کو پدم شری ایوارڈ



پروفیسر اخترالواسع



ندا فاضلی

نئی دہلی (۲۶ جنوری)۔ 64ویں یوم جمہوریہ کے موقعے پر مشہور و ممتاز اسکالر، ماہر اسلامیات اور دہلی اردو اکیڈمی کے وائس چیئرمین پروفیسر اخترالواسع اور ممتاز شاعر ندا فاضلی سمیت 108 مشہور اور ممتاز شخصیتوں کو پدم اعزازات سے سرفراز کیا گیا۔ پروفیسر اخترالواسع نے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے اعلا تعلیم حاصل کرکے ۱۹۷۸ء سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ اسلامک اسٹڈیز سے وابستہ ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کئی موقر رسائل اور علمی و ادبی اداروں سے منسلک رہ کر علم و ادب کی غیر معمولی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت وہ دہلی اردو اکیڈمی کے وائس چیئرمین بھی ہیں۔ جناب ندا فاضلی مشہور فلمی نغمہ نگار ہیں اور انھوں نے فلموں کو کئی مقبول عام نغمے دیے۔ انھیں بھی ادبی خدمات کے لیے پدم شری سے نوازا گیا ہے۔ سب سے بڑا شہری اعزاز بھارت رتن اس سال بھی کسی کے حصے میں نہیں آیا۔ کل 24 شخصیات کو پدم بھوشن اور 80 کو پدم شری سے سرفراز کیا گیا جن میں 24 خواتین بھی ہیں۔

ادارہ 'ہماری زبان' پروفیسر اخترالواسع اور جناب ندا فاضلی کو اس اعزاز کے لیے مبارک باد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

اردو کو مغربی بنگال کے سرکاری دفاتر میں نافذ کیا جائے گا
اب سرکاری کام کاج اردو میں بھی ہوں گے

کلکتہ (۱۷ جنوری)۔ اپنی حکومت کی جانب سے صرف زبانی اعلانات کیے جانے کے ناقدین کو جواب دیتے ہوئے ممتا بنرجی حکومت نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کے بعد اسے سرکاری دفاتر میں نافذ کرنے کے لیے عملی اقدام کرنا شروع کردیا ہے۔ اس سلسلے میں کارپوریشن اور میونسپلٹی سے ڈویژن سطح تک اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کے لیے سرکلر جاری کردیا گیا ہے جس کے تحت اب نہ صرف اردو میں درخواست قبول کیے جائیں گے بلکہ جواب بھی اردو میں دینا ہوگا اور مئی ۲۰۱۲ء میں سرکاری گزٹ کے ذریعے حکومت مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینے کا اعلان کیا تھا۔ سرکاری فرمان کے مطابق بنگلہ، انگریزی، ہندی اور نیپالی کی طرح اردو میں بھی دفتری کام کاج کیا جائے گا۔ تاہم جہاں اردو بولنے والوں کی آبادی دس فیصد سے زیادہ ہے، اس ضلع، سب ڈویژن، بلاک یا میونسپلٹی میں یہ قانون قابل عمل ہوگا۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن، ہگلی ضلع کے بھی بلاک ڈیولپمنٹ افسر (بی ڈی او) چندن نگر، سرامپور اور آرام باغ کے سب ڈویژنل افسر (ایس ڈی او) کو ۲۷ مئی کے سرکاری نوٹیفکیشن کے سلسلے میں ضروری ہدایت نامہ جاری کیا گیا ہے۔ ہدایت نامہ کے مطابق محکمہ اقلیتی امور کی جانب سے مغربی بنگال سرکاری زبان (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۲ء کے تعلق سے ۱۷ مئی ۲۰۱۲ء کو نوٹیفکیشن نمبر 6662 کی کاپی بھیجی جارہی ہے تاکہ قانون کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے۔ اس قانون کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن اور آرڈر کو بنگلہ اور نیپالی کے علاوہ اردو زبان میں بھی جاری کیا جائے گا۔ سرکاری دفاتر میں عرضیاں اور درخواستیں وصول

گرامی نامے

ادارے کا مراسلہ نگاروں سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

کیندریہ اور نوودیہ اسکولوں کے نصاب میں اردو تعلیم کو بھی شامل کیا جائے

مکرمی! ہفت روزہ 'ہماری زبان' کے ۱۵ تا ۲۱ رجنوری ۲۰۱۳ء کے شمارے میں انجمن ترقی اردو بہار کے اس میمورنڈم کا متن شائع ہوا ہے جسے انجمن نے مرکزی وزیر تعلیم ڈاکٹر پلم راجو کو پیش کیا تھا۔ میں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میمورنڈم کے اندراجات نمبر ۱، ۳ اور ۴ ریاستی حکومت کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ اندراج نمبر 3 جو مرکزی حکومت کی طرف سے بہار کے مدرسوں میں ان اساتذہ کے تقرر کے سلسلے میں ہے جنھیں گزشتہ پانچ برسوں سے تنخواہیں نہیں دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ایسے اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہ ان کی تنخواہ کے مد میں مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستی حکومت کے ذریعے کتنی رقم دی گئی۔

میمورنڈم کا ایک نکتہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور جو مرکزی حکومت کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ملک بھر کے کیندریہ اور نوودیہ اسکولوں میں اردو کی تعلیم کا انتظام نہیں ہوتا ہے۔ میرا اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہر طالب علم کو اس کی اپنی مادری زبان کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہیے اور اس واسطے ہر اسکول میں اردو اساتذہ کا تقرر بھی ہونا چاہیے۔ سی. بی. ایس. ای. ان ماڈل تعلیم گاہوں میں صرف ہندی اور انگلش کی تعلیم دیتا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ انجمن ترقی اردو (ہند) اس معاملے کو سنجیدگی سے لے اور حکومت اور سی. بی. ایس. ای. پر نصاب کی تبدیلی کے لیے زور ڈالے تاکہ ان اسکولوں میں اردو تعلیم کی راہ ہموار ہو سکے۔ ان تمام بچوں کے لیے جن کی مادری زبان اردو ہے یا جو اردو Optional یا Additional زبان کی حیثیت سے پڑھنا چاہتے ہیں۔

سید شہاب الدین
44-N، ابو الفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-25
Email: mushawarat@mushawarat.com

کرنے کے علاوہ اردو زبان میں ہی جواب دینا ہوگا۔ اہم سرکاری اشتہارات اور اعلانات اردو میں دینا ہوگا۔ اردو میں کام کاج کو نمٹانے کے لیے تقرریاں کرنے کو بھی قانونی شکل دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ طور پر بھرتی کرنے کا قانون بنایا گیا ہے۔ ریاستی محکمہ قانون کے سکریٹری انچارج پی کے سریواستو کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ اب سے بنگلہ اور نیپالی کی متبادل زبان اردو بھی ہوگی۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن میں بھی اس سلسلے میں سرکاری فرمان پہنچ گیا ہے۔ کارپوریشن کی جانب سے اس بارے میں تصدیق کردی گئی ہے اور سرکاری حکم کو نافذ کرنے کے لیے اقدامات کی تیاری ہو رہی ہے۔ خبروں کے مطابق اب اسامیوں کی رجسٹری بھی اردو زبان میں کی جاسکے گی، سرکاری چیک اردو میں بھی ہوں گے، کارپوریشن کی ہاؤس ماہانہ میٹنگ میں اردو زبان میں بحث کی جاسکے گی۔

(اخبار مشرق، کلکتہ)

کڈپہ میں اردو کو جائز مقام دینے کا مطالبہ

کڈپہ، آندھرا پردیش (۲۳ جنوری)۔ ریاستی حکومت کی جانب سے ضلع کڈپہ میں منعقد ہونے والے گنڈی کوٹا اتسو میں اردو کو اس کا جائز مقام دینے کے لیے انجمن ترقی اردو کڈپہ کے نائب صدر جناب ستار فیضی نے مطالبہ کیا اور کہا کہ اردو دوسری سرکاری زبان کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ واضح ہو کہ ضلع کڈپہ میں اہل اردو کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جشن گنڈی کوٹا میں اردو پروگراموں کو بھی شامل کیا جائے جیسے مشاعرہ، سمینار، قوالی، اردو ڈرامہ، شب غزل نیز اردو طلبہ میں کوئز اور تقریری و تحریری مقابلے منعقد کرنے کا انھوں نے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ دعوت نامے اور اشتہارات اردو زبان میں بھی ہوں، اس سلسلے میں اردو کی مختلف رضاکارانہ تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اردو میڈیم اسکولوں کی عمارتوں کو خوب صورت بنایا جائے گا: پرہلاد سنگھ

اردو اسکولوں کی تزئین کاری کی کوشش قابل ستائش لیکن اردو اساتذہ کے بغیر اسکولوں کی خوب صورتی بے معنی: فرید احمد

نئی دہلی (۳۱ جنوری)۔ دہلی کے ہر طالب علم کو اس بات کا حق ہے کہ وہ صاف ستھرے ماحول میں تعلیم حاصل کرے، اس کے لیے ہر ممکن تعاون دینا حکومت کا اولین فریضہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار چاندنی چوک حلقے سے ممبر اسمبلی اور شاہجہاں آباد ترقیاتی بورڈ کے ڈائرکٹر پرہلاد سنگھ ساہنی نے سرودیہ بال ودیالیہ نمبر ایک (اردو میڈیم) واقع جامع مسجد کی سالانہ تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر اسکولی طلبہ اور اساتذہ کو انعامات اور اسناد تقسیم کرنے کے علاوہ ممبر اسمبلی کے ہاتھوں اسکول میگزین 'آئینہ' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اسکولوں میں خوشگوار ماحول پیدا کرنے کی غرض سے دہلی حکومت تمام سرکاری اسکولوں کی خستہ حالت پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ انھوں نے کہا کہ عنقریب پرانی دہلی کے تمام سرکاری اسکولوں خصوصاً اردو میڈیم اسکولوں کی عمارتوں کو نئے طرز سے تعمیر کرا کر انھیں پختہ اور خوب صورت عمارتوں کی شکل دی جائے گی۔ دہلی مجلس یونین کے ضلع سکریٹری فرید احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ممبر اسمبلی کی اسکولوں کے تعلق سے کی جاری کوششیں قابل ستائش ہیں، مگر اردو اساتذہ کے بغیر اردو اسکولوں کی پختہ اور خوب صورت عمارتیں بے معنی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ۱۹۹۵ء کے بعد سے اردو میڈیم اسکولوں میں اردو کے ایک بھی ٹیچر کی باقاعدہ تقرری نہیں ہوئی جس کے نتیجے میں اردو میڈیم اسکولوں اور اردو طلبہ کی تعلیمی حالت خستہ ہے، جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

مقررین نے کہا کہ سرودیہ بال ودیالیہ نمبر ایک جامع مسجد ترقی کی منازل طے کر رہا ہے، اس کا سہرا اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر محمد فیضان اور اسکول کے لائق اساتذہ کو جاتا ہے۔ اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر محمد فیضان نے بتایا کہ گزشتہ کئی برس سے اسکول کا نتیجہ معیار کے مطابق نہیں تھا، مگر اب اساتذہ کی جدوجہد اور طلبہ کی محنت سے اسکول کے نتائج صد فیصد تک پہنچ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رواں تعلیمی سال میں لاکھوں روپے طلبہ کو وظائف یعنی درسی کتب کی خریداری، اسکول یونیفارم کی خریداری، اقلیتی وظائف، اعلا تعلیمی کارکردگی وظائف وغیرہ کی شکل میں تقسیم کیے گئے۔ پروگرام کی نظامت اسکول کے استاد محمد ناصر نے کی۔ اس موقع پر اسکول کے سابق وائس پرنسپل ایس کے شرما کے علاوہ پی ٹی اے کے عہدیداران اور بڑی تعداد میں طلبہ کے والدین موجود تھے۔

(انقلاب۔ دہلی)

ڈاکٹر جاوید نہال اور شہود عالم آفاقی کو بعد از مرگ مغربی بنگال اردو اکاڈمی ایوارڈ

اسرار الحق قاسمی اور معصوم مرادآبادی کو مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی ایوارڈ دینے کا اعلان

کولکاتا (۹ جنوری)۔ مغربی بنگال اردو اکاڈمی نے ڈاکٹر جاوید نہال اور شہود عالم آفاقی کو بعد از مرگ مغربی بنگال اردو اکاڈمی کے ایوارڈ سے نوازنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کئی سال کے تعطل کے بعد ایوارڈ کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ مبلغ اکیاون ہزار روپے، شال، توصیفی سند اور میمنٹو پر مشتمل ہے۔ مرحوم ڈاکٹر جاوید نہال کو ۲۰۰۹ء کے لیے اور مرحوم شہود عالم آفاقی کو ۲۰۱۰ء کے لیے یہ ایوارڈ دیے جائیں گے۔ صحافتی خدمات کے اعتراف میں مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی ایوارڈ دیا جاتا ہے جو کہ بیس ہزار روپے، شال، توصیفی سند اور میمنٹو پر مشتمل ہے۔ معصوم مرادآبادی ایڈیٹر روزنامہ 'جدید خبر' نئی دہلی کو ۲۰۰۹ء کے لیے اور ۲۰۱۰ء کے لیے مشہور صحافی اور ممبر آف پارلیمنٹ اسرار الحق قاسمی کو منتخب کیا گیا ہے۔ پرویز شاہدی ایوارڈ کے لیے تین لوگوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ ریاستی سطح پر گزشتہ دس برسوں میں قابل ذکر ادبی خدمات کے اعتراف میں دیا جانے والا یہ ایوارڈ بھی تیس ہزار روپے، ایک شال، توصیفی سند اور میمنٹو پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر اقبال جاوید کو ۲۰۰۸ء کے لیے، ڈاکٹر مشتاق اعظمی کو ۲۰۰۹ء کے لیے اور مرحوم بانو ناز بہاری کو ۲۰۱۰ء کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ریاست مغربی بنگال میں مختلف موضوعات، اصناف وفنون پر چھپنے والی کتابوں پر دیے جانے والے انعامات کو علامہ رضا علی وحشت ایوارڈ سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس ایوارڈ کے لیے سات مختلف زمروں کے تحت انعامات دیے گئے ہیں۔ ۲۰۰۸ء، ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۰ء کے لیے حسب ذیل کتابوں کو انعامات کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ پانچ ہزار روپے پر مشتمل ہے۔ تخلیقی ادب کے سلسلے میں ۲۰۱۰ء کے لیے نظر نوری کی کتاب 'خوشبوؤں کا سفر'، ۲۰۰۸ء کے لیے سعید پریمی کو 'میرے اپنے' کے لیے، ۲۰۰۹ء کے لیے معصوم شرقی کو 'عکس تاب'، ۲۰۱۰ء کے لیے 'نیند شہر نہیں' کے لیے خواجہ جاوید اختر کو، 'تحسین وفن' کے لیے محمد نورالہدیٰ کو، 'جدید اردو شاعری پر فیض کے اثرات' کے لیے ڈاکٹر ایس ایم ہاشمی کو، 'اردو لسانیات کی تاریخ' کے لیے ڈاکٹر درخشاں زریں کو ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ تنقیدی ادب کے لیے ۲۰۰۹ء کے لیے 'اردو تنقید سب کے لیے' کے لیے ڈاکٹر نفیس بیگم کو، ۲۰۱۰ء کے لیے 'متاع فکر' کے لیے پروفیسر جہاں آستان کو ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ ترجمے کے لیے ڈاکٹر عمر غزالی کو ترجمے سالک لکھنوی ۲۰۰۸ء کے لیے ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ سائنسی، تکنیکی اور سماجی موضوعات کے لیے نورالہدیٰ کو 'ابعاد و معنی' ۲۰۰۸ء کے لیے ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ ادب اطفال پر ۲۰۰۹ء کے لیے 'چاند ستارے، جگنو، پھول' کے لیے احمد کمال حشمی کو، ۲۰۱۰ء کے لیے 'شگوفے اور دوسری کہانیاں' کے لیے پروفیسر مشتاق اعظمی کو ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ یہ ایوارڈ چار ہزار روپے پر مشتمل ہے۔

(آزاد ہند۔ کلکتہ)

شمالی ہوڑہ میں ایک بھی اردو میڈیم ہائی اسکول نہیں

ہوڑہ، مغربی بنگال (۱۵ جنوری)۔ اردو والوں کے لیے افسوس کا مقام ہے کہ شمالی ہوڑہ میں ایک بھی اردو میڈیم ہائی اسکول نہیں ہے۔ اس کا خمیازہ پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں کے طلبہ اور طالبات کو بھگتنا پڑ رہا ہے، جس کی موجودہ مثال پیل خانہ کے 432 نمبر جی ٹی روڈ پر واقع ہوڑہ گرلس اپر پرائمری اسکول ہے جہاں آٹھویں جماعت سے فارغ 119 طالبات کا داخلہ ابھی تک کسی بھی اردو میڈیم اسکول میں نہیں ہو پارہا ہے۔ حالاں کہ یہ اسکول مغربی بنگال بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے ماتحت چل رہا ہے اور اس اسکول میں طالبات کی کل تعداد 382 ہے۔

(آزاد ہند، کلکتہ)

نئی کتابیں

نام کتاب : راشد الخیری کی افسانہ نگاری
مصنف : محمد اکبر
اشاعت : ۲۰۱۲ء
ضخامت : ۱۹۰ صفحات
قیمت : ۱۵۰ روپے
ملنے کا پتا : الہدیٰ پبلی کیشنز دریا گنج، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲
تبصرہ نگار : ڈاکٹر محمد فاروق انصاری

زیر تبصرہ کتاب 'راشد الخیری کی افسانہ نگاری' تحقیقی مقالہ ہے جسے محمد اکبر نے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے۔ علامہ راشد الخیری کا تعلق اس دور سے تھا جسے سماجی، علمی اور تہذیبی اعتبار سے غیر معمولی تبدیلیوں کا دور کہا جاتا ہے۔ پہلی جنگ آزادی کی ناکامی نے مدیہ زوال مغلیہ سلطنت کا مکمل خاتمہ کر دیا تھا ساتھ ہی ملک کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلط سے نکال کر براہ راست برطانیہ حکومت کے زیر نگیں کر دیا تھا۔ نظام سیاست کی اس بڑی تبدیلی کا شعبۂ زندگی کے ہر پہلو پر زبردست اثر پڑا۔ مغربی تہذیب و فکر کے روز افزوں اثرات کے نتیجے میں لوگوں کے طرز فکر، رہن سہن، آداب زندگی اور ادبی نظریات میں تبدیلیاں رونما ہوئیں اور ایسی فضا قائم ہوئی جو 'کعبہ میرے پیچھے ہے اور کلیسا میرے آگے' کے مصداق تھی۔ مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقے کے بڑے حصے کو مغرب کی خوبیاں اچھی تو لگتی تھیں لیکن انھیں آنکھیں بند کر کے سب کچھ قبول کر لینا اور اپنے تہذیبی ورثے کو مسترد کر دینا بھی گوارا نہ تھا۔ راشد الخیری کا شمار بھی انہی لوگوں میں کیا جاتا ہے جنھوں نے نسوانی زندگی کی اصلاح کو اپنا مقصود بنایا۔

مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب راشد الخیری کی حالات زندگی سے متعلق ہے، اس میں راشد الخیری کے آبا و اجداد کے ذکر کے ساتھ ان واقعات کو بھی زیر بحث رکھا گیا ہے جو راشد الخیری کی شخصیت پر اثر انداز ہوئے۔

دوسرے باب میں راشد الخیری کے تمام تر ادبی سرمائے کو سمیٹ کر اس پر طائرانہ نگاہ ڈالی گئی ہے۔ انھوں نے مضامین، ناول، افسانے، شاعری، تاریخ، صحافت الغرض ہر صنف ادب کے ذریعے معاشرت کی اصلاح و بہبودی کی کوشش کی اور کم و بیش ۷۸ کتابیں تصنیف کیں۔ اس ادبی سرمائے میں ڈیڑھ درجن سے زیادہ طویل افسانے اور تقریباً اتنی ہی تعداد میں مختصر افسانوں کے مجموعے شامل ہیں۔ بقول مصنف:

> "راشد الخیری نے بطور ایک سوشل ریفارمر مخصوص انداز میں تہذیب نسواں، مشرقی تہذیب و تمدن اور روایات کے تحفظ کا لائحۂ عمل پیش کیا ہے اور مغربی افکار کے نتیجے میں پیدا ہونے والی زندگی کے امڈتے طوفان پر بند باندھنے کی کوشش کی ہے"۔ (ص ۳۵)

تیسرے باب میں اردو افسانے کے آغاز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چوتھا باب راشد الخیری کے معاصرین کا احاطہ کرتا ہے جن میں پریم چند، سجاد حیدر یلدرم، سلطان حیدر جوش، پنڈت بدری ناتھ سدرشن، اعظم کریوی اور علی عباس حسینی کے نام نمایاں ہیں۔ پانچواں باب راشد الخیری کے افسانوں پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ یہی باب اس کتاب کا ماحصل ہے۔ اس میں مصنف نے راشد الخیری کی افسانہ نگاری کے فن اور موضوع سے بحث کرنے سے پہلے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اردو کے پہلے افسانہ نگار راشد الخیری ہیں نہ کہ پریم چند اور یہ بھی بتایا ہے کہ ہمارے محققوں نے اس بات کی تصدیق کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ وقار عظیم سے لے کر قمر رئیس تک سارے لوگوں نے پریم چند کو اردو کا پہلا افسانہ نگار تسلیم کیا ہے۔ حالاں کہ پریم چند کے افسانے سے قبل راشد الخیری کے دو طبع زاد افسانے دسمبر ۱۹۰۳ء، اگست ۱۹۰۵ء 'مخزن' میں 'نصیر اور خدیجہ' اور 'بدنصیب کا لال' شائع ہو چکے تھے، لہٰذا اولیت کا یہ سہرا ہمیں راشد الخیری کے سر باندھنا چاہیے۔

راشد الخیری کے افسانوں پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ ان کے افسانوں کے کردار بے جان اور فرضی نہیں ہیں بلکہ وہ ہمارے اپنے سماج کے جیتے جاگتے کردار ہیں۔ قاری خود ان کرداروں میں اپنے آپ کو گھلا ملا محسوس کرتا ہے۔ وہ ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا، چلتا پھرتا اور ہنستا روتا ہے۔ آخر میں کتابیات کے عنوان سے کتابوں کی فہرست شامل کی گئی ہے جن سے مصنف نے اپنے اس گراں قدر مقالے کی تصنیف میں مدد لی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ محمد اکبر کی یہ ادبی کاوش نہ صرف قدر و منزلت حاصل کرے گی بلکہ راشد الخیری کے مطالعے میں ایک قابل قدر اضافے کی حیثیت رکھے گی۔ کتاب کی طباعت عمدہ ہے اور قیمت بھی مناسب رکھی ہے۔

○○○

نام کتاب : کہرے میں اُبھرتی پرچھائیں
شاعر : راشد انور راشد
اشاعت : ۲۰۱۲ء
ضخامت : ۲۵۶ صفحات
قیمت : ۳۰۰ روپے
ملنے کا پتا : شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (یوپی)
تبصرہ نگار : ڈاکٹر منظر اعجاز

جواں سال شاعر راشد انور راشد ہر چند کہ ادب کے میدان میں تحقیق اور تنقید سے بھی سروکار رکھتے ہیں لیکن وہ بنیادی طور پر شاعر ہیں جس کا اعتراف و اعلان وہ خود کرتے رہے ہیں۔ شاعری میں بھی غزل ان کی محبوب ترین صنف رہی ہے۔ ان کی غزلوں کا ایک مجموعہ 'شام ہوتے ہی' شائع ہو چکا ہے اور باذوق قارئین سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ زیر نظر شعری مجموعہ نظموں پر مشتمل ہے۔ ان نظموں کی کل تعداد 134 ہے۔ 'اعتراف' کے زیر عنوان چار صفحوں پر مشتمل ایک پیش لفظ بھی ہے جو خود شاعر ہی کے قلم کا نتیجہ ہے۔ فلیپ کی تحریر نئی نسل کے مشہور و معروف افسانہ نگار طارق چھتاری کی مرقومہ ہے جس میں شاعری کی کیفیت و کمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے شاعر کی حیثیت کے تعین کی بھی کامیاب کوشش نظر آتی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ:

> "عشقیہ نظموں کے اس مجموعے میں وہ (راشد انور راشد) ایک عاشق کی حیثیت سے اپنے دل کی ہر کیفیت کو شعری پیکر عطا کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں"۔

ایسی صورت میں شاعری کا حدیث دلبری بن جانا ایک فطری بات ہے۔ لیکن حدیث دلبری کے آیات و آثار کی تفہیم تو کیف وجدان کے سرور آگیں لمحات ہی میں ممکن ہے جب کہ یہ لمحات پلکوں پر جھلملاتے اور لرزتے خواب کی مانند ہوتے ہیں جن کی بے شمار، متنوع، متضاد، برعکس اور رنگارنگ تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ تعبیریں شعری پیکروں اور لفظی تصویروں میں ڈھل کر جلوہ تماشا کی پردگی کا اہتمام کریں اور نظر کو تجسس و تحیر کے عالم میں بھٹکنے کے لیے مجبور کر دیں تو شاعری یقیناً شعور کی بالیدگی، احساس کی نزاکت، جذبات کی گرمی اور تپش شوق کے امتزاج سے معجز فن کا نمونہ بن جاتی ہے اور شعری کارنامہ شاہکار فن بن جاتا ہے۔

'کہرے میں ابھرتی پرچھائیں' ہماری نگاہوں کو تجسسانہ تشنگی سے ضرور دوچار کرتی ہے، یہ تشنگی سینے میں تجل کا کام کرتی ہے۔ ہماری نگاہوں کی لوئیں تیز سے تیز تر ہوتی رہتی ہیں تاکہ پرچھائیں روشن ہو سکے، اس کا سراپا اپنے حسن و رعنائی کے ساتھ ابھر کر سامنے آئے اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور قلب کی راحت بن جائے۔ ہماری یہ تشنگی برقرار رہتی ہے۔ تجسس اور تحیر کا مرحلہ طویل ہوتا جاتا ہے اس میں خوابناکی کے عناصر گھلتے چلے جاتے ہیں اور آسودگی کی ایک خاص کیفیت طاری ہونے لگتی ہے۔ یہی متاع عاشقی بھی ہے اور سرمایۂ شاعری بھی، جو 'کہرے میں ابھرتی پرچھائیں' کے روپ میں ہمارے دیدۂ بینا کو تابندگی عطا کرتی ہے اور ساز دل کو خروش مستی سے نغمہ زار بناتی ہے۔ 'کہرے میں ابھرتی پرچھائیں' اس مجموعے کی ایک نظم کا عنوان ہے جسے سرنامۂ کتاب بنایا گیا ہے۔ نظم مکمل ہونے کے باوجود عدم تکمیل کا احساس دلاتی ہے۔ اس میں وہی حدیث دل یا افسانۂ زندگی کا بیان ہے جسے انجام تک لانا ممکن نہیں ہو سکا سو ایک خوب صورت موڑ دے کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عدم تکمیل کا یہی احساس اس نظم کی جان ہے۔ نظم ملاحظہ ہو:

دل سبز پہاڑی خطہ ہے
کہرے کی حکومت ہے اس میں
اور دھند کی پہرے داری بھی
سورج کا نہیں کچھ نام و نشاں
ہر جانب بھورے بادل ہیں
اور ہوا بھی کچھ مستانی ہے
کبھی بادل کے سنگ بہتی ہے
کبھی ہولے سے کچھ کہتی ہے
کبھی اجر جھلک دکھاتا ہے
کبھی بدلی میں چھپ جاتا ہے
اس سبز پہاڑی خطے میں
کچھ روز سے ایسا ہوتا ہے
کہرے کی گھنی چادر کو ہٹا
اک پرچھائیں سی ابھرتی ہے
اور پاس بلاتی ہے اپنے
پھر عقل بھی حیراں ہوتی ہے
کہرے کی حکومت میں کیسے
پرچھائیں ابھرتی جاتی ہے
اور دھند کے پہرے میں کیسے
نظروں میں سمائی جاتی ہے
دل خود سے الجھتا رہتا ہے
آخر ہے یہ کس کی پرچھائیں
جو مجھ کو دکھائی دیتی ہے
کہرے کو جسم بناتی ہے
اور دل میں بستی جاتی ہے
آنکھوں میں نمی آجاتی ہے
پھر نظریں نیند میں کھوتی ہیں
پھر نشہ سا چھانے لگتا ہے
کہرے میں ابھرتی پرچھائیں
کو دیکھ کے اک بھولا قصہ
کچھ شدت سے یاد آتا ہے

اب جو یہ بھولا قصہ یاد آ رہا ہے، قصہ کیا ہے؟ یہ ذہن کو متحرک اور نگاہ کو تجسس بناتا ہے اور پائے تخیل کو تجسس کی راہ میں گامزن رکھتا ہے۔

نظموں کے اس مجموعے کا پہلا اختصاص یہ ہے کہ ساری نظمیں ہی ہیں اور دوسرا یہ کہ یہ سب معریٰ نظمیں ہیں اور تیسرا اختصاص یہ ہے کہ یہ عشقیہ نظمیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نئی نسل کے شاعروں میں راشد انور راشد کے امتیاز اور انفرادی شناخت کا تعین اسی حوالے سے ہوگا۔

○○○

بقیہ: اشاریہ 'ہماری زبان' ۲۰۱۲ء

صفحہ ۳ سے آگے

- ہندوستان میں اردو–چند معروضات (دوسری اور آخری قسط)، پروفیسر چودھری محمد نعیم

یکم تا ۷/دسمبر

- کلکتہ میں اردو نظموں کا ارتقا–جب اردو کا جادو سر چڑھ کر بولتا تھا، شوا ناتھ طاؤس
- عزیز اللہ آبادی کی یاد میں، ساحل احمد
- انجمن ترقی اردو (ہند) کے زیر اہتمام اردو گھر میں کینیڈا کے مشہور شاعر اشفاق حسین کے اعزاز میں جلسہ–ایک رپورٹ، رپورٹ: محمد عارف خاں
- فارسی کے ممتاز شاعر فردوسی، ڈاکٹر سید بشیر احمد

۸ تا ۱۴/دسمبر

- اردو ذریعہ تعلیم کی حمایت میں، اطہر فاروقی
- مولانا آزاد اور غبار خاطر، طاہر علی خاں بدایونی
- اردو اور ہم اردو والے (اداریہ)
- جہان شبلی (پہلی قسط)، ڈاکٹر شمس بدایونی

۱۵ تا ۲۱/دسمبر

- اتر پردیش میں قانون اردو کی صورت حال، دانیال لطیفی (مرحوم)
- جہان شبلی (دوسری اور آخری قسط)، ڈاکٹر شمس بدایونی
- محب اردو دانش ور جناب اندر کمار گجرال بھی ہم سے جدا ہو گئے، محمد عارف خاں
- مسلم اشراف کا رویہ: انگریزی ذریعہ تعلیم اور اردو، محمد اقرار حسین

۲۲ تا ۲۸/دسمبر

- لسانی فارمولے میں تبدیلی کی تجویز، حسن عبداللہ
- انجمن ترقی اردو کٹک کے زیر اہتمام 'اردو تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر ریاستی کانفرنس، رپورٹ: سید ہدایت اللہ
- دبستان لکھنؤ کے معروف شاعر بہزاد لکھنوی کے بارے میں، ڈاکٹر سید بشیر احمد

♦♦♦

بقیہ: تعلیم: مسلم مسائل کا واحد حل

صفحہ ایک سے آگے

ہے۔ یہ آپس میں ہی لڑتے رہتے ہیں۔ ان کی معاشی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہو چکی ہے۔ ان میں سے کسی الزام پر اختلاف ہو سکتا ہے۔ کسی بات کو بہتان قرار دے کر مسترد بھی کیا جا سکتا ہے، مگر مجموعی طور پر مسلمان جن سماجی، معاشی اور اخلاقی امراض کے شکار ہیں ان سب کا صرف اور صرف ایک شافی علاج ہے اور وہ ہے تعلیم۔ یہ شافی علاج کسی اور نے نہیں، خود سرکار دو عالم نے مسلمانوں کے لیے لازمی قرار دے کر تجویز کیا تھا۔ کسی مسئلے پر غور و خوض کرنے کے جتنے بھی زاویے ممکن ہو سکتے ہیں، آپ ان سب کو ضابطہ تحریر میں لے آئیں اور ایک ایک کر کے سب پر انفرادی و اجتماعی ہر اعتبار سے غور کریں، تعلیم کے علاوہ کوئی ایک، دو یا کئی چیز بھی ایسی نہیں ہو سکتی ہیں جو اس کا متبادل ہو سکے اور جس کے بارے میں اس قدر وثوق کے ساتھ کہا جا سکے کہ اگر قوم اسے حاصل کر لے تو کامران ہو جائے گی، اس لیے کہ دوسری ایسی کوئی چیز ہے ہی نہیں اور نہ ہی کوئی اس سے زیادہ شارٹ کٹ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک دیگر امور کا تعلق ہے، ان سے بھی کنارہ کش ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ وقت کے ساتھ اسی طرح چلتے رہیں گے، جس طرح اب تک چلتے رہے ہیں، آپ انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتے، مگر تعلیم اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

(بشکریہ: راشٹریہ سہارا' دہلی، ۱۹/جنوری ۲۰۱۳ء)

●●●

بقیہ: بہار میں انجمن کی ضلعی شاخیں

صفحہ ۸ سے آگے

انجمن ترقی اردو ضلع سیوان

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع سیوان کی ایک نشست منعقد ہوئی، جس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو سیوان ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدے داران و ممبران کی حیثیت سے منتخب کیے گئے:

صدر: جناب ظفر احمد غنی

نائب صدور: جناب سید عارف حسین

9304883398

پروفیسر جمیل احمد، جناب حاجی مسیح الدین، جناب ہمان احمد، جناب ضیاء الدین احمد ضیا

9939644296

جوائنٹ سکریٹری: جناب التفات احمدی، جناب ذوالفقار علی بھٹو اور جناب توحید انصاری

خازن: جناب راشد جلیل

انجمن ترقی اردو ضلع نالندہ

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع نالندہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں درج ذیل عہدے داران و ممبران کا انتخاب عمل میں آیا:

صدر: جناب محمد جمال الدین راقی

نائب صدور: جناب محمد افتخار احمد، جناب محمد فیروز انصاری، جناب محمد صولت جعفری، ڈاکٹر فضیل ارشد

سکریٹری: جناب محمد خالد عالم بھٹو

جوائنٹ سکریٹری: جناب محمد شاہ جہاں عرف نواب، جناب محمد مظاہر الحق، جناب محمد ضیاء الرحمن

خازن: جناب محمد ابو قیصر

انجمن ترقی اردو ضلع بھوجپور، آرہ

⊙ انجمن ترقی اردو شاخ بھوجپور، آرہ کی ایک اہم نشست مورخہ ۲۶/فروری ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس انتخاب میں درج ذیل حضرات حسب ذیل مجلس عاملہ کے عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

صدر: جناب مولانا شمس الحق

نائب صدور: جناب مولانا حنان، جناب شہادت، جناب محمد یٰسین انصاری دانش اور جناب مولانا سراج

سکریٹری: جناب محمد ظفر اقبال عرف رنگو

جوائنٹ سکریٹری: جناب محمد عارف، جناب اِدریس خاں

خازن: جناب محمد شاہنواز

انجمن ترقی اردو ضلع بھاگل پور

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع بھاگلپور کی ایک اہم نشست مورخہ ۲/مارچ ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس انتخاب میں درج ذیل حضرات عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

صدر: جناب محمد نیر اعظم خاں

نائب صدور: پروفیسر نواب عارف، جناب محمد انس انصاری، جناب کوثر سلیم اور ڈاکٹر رضوان اللہ

سکریٹری: ڈاکٹر محمد صلاح الدین احسن

جوائنٹ سکریٹری: پروفیسر ارشد قیوم خاں، جناب تنویر عالم اور جناب محمد اقبال احمد

خازن: پروفیسر حسنین عالم

انجمن ترقی اردو ضلع دربھنگہ

⊙ انجمن ترقی اردو دربھنگہ کی ایک نشست مورخہ ۲۵/مارچ ۲۰۱۲ء کو انجمن کے آفس فیض اللہ خاں میں زیر صدارت ڈاکٹر عالمگیر شبنم منعقد ہوئی، نشست میں ضلعی کمیٹی دربھنگہ کی تشکیل نو ہوئی جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:

صدر: ڈاکٹر عالمگیر شبنم 9470437769

نائب صدور: جناب فاروق اعظم انصاری

06272-256167

ڈاکٹر نکہت افشاں خاتون

9431050966

ڈاکٹر سید نعیم الدین احمد

9430680422

سکریٹری: ڈاکٹر ایوب راعین

9934068072

جوائنٹ سکریٹری: ڈاکٹر قیام نیر

9973743606

جناب مولانا عتیق الرحمن 9472422251

ڈاکٹر صلاح الدین 9304980437

ممبران: جناب احمد سجاد 9006039773

جناب احسان حجازی 9162889314

جناب احسان خسرو 9631020860

ڈاکٹر حسن امام فاروقی 9955113076

جناب مولانا بدر عالم سلفی 9431467850

جناب احسن رضا 8051365582

انجمن ترقی اردو ضلع سارن

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع سارن کی مجلس عاملہ کی تشکیل نو کی گئی، جس میں حسب ذیل عہدے داران و ممبران منتخب ہوئے:

صدر: جناب ظفر عالم ایڈوکیٹ

7739265245

نائب صدور: جناب محمد علاء الدین

9931755810

جناب حافظ سبحان اللہ، جناب انعام الحق

9234041972

جناب وسیم الحق 9835451372

سکریٹری: جناب وزیر احمد 8804692073

جوائنٹ سکریٹری: جناب شعیب اختر

9852583532

جناب آفتاب عالم 9386547962

محترمہ نجم احمد 9431251928

خازن: جناب محفوظ عالم 8809997122

ممبران: جناب شمس پرویز،

جناب شمشیر علی 9835265302

جناب اصغر علی 9576404186

جناب عالمگیر، جناب سراج احمد عرف متا پاپو

9431094410

جناب علاء الدین انصاری

9006708249

جناب حافظ وقاری محمد 8051862417

انجمن ترقی اردو ضلع گوپال گنج

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع گوپال گنج کی نئی تشکیل شدہ کمیٹی کے عہدہ داران و اراکین درج ذیل ہیں:

صدر: جناب معراج الدین تشنہ

نائب صدور: جناب شاہ محمد محسن، جناب سید محسن الحق، جناب شمشاد علی

سکریٹری: جناب ڈاکٹر حسین ذکی ہاشمی

جوائنٹ سکریٹری: سید عزیز حیدر، جناب رشی احمد رضی، جناب ہمان علی

خازن: جناب قمر الہدیٰ

اراکین: جناب مولانا ظہیر احمد ندوی، جناب نذر حیات، جناب زبیر اختر، جناب مختار عالم انجینئر، جناب نسیم الحق، جناب اکبر حسین، جناب شہاب الدین اکیانی، جناب علی امام روشن، ڈاکٹر توقیر احمد، جناب غلام سرور ہاشمی

انجمن ترقی اردو ضلع ویشالی

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع ویشالی کی مجلس عاملہ کی تشکیل نو کی گئی، جس میں حسب ذیل عہدے داران و ممبران منتخب کیے گئے

صدر: جناب محمد شاہد محمود پوری

9470789743

نائب صدور: ڈاکٹر محمد جمال انصاری

9430648943

جناب محمد نیاز احمد قاسمی 9430800529

جناب سید محبوب حسن 9525290238

سکریٹری: جناب عبدالمجید

7250904688

جوائنٹ سکریٹری: جناب محمد انصاف احمد خاں

9234889069

جناب محمد سہیل اختر 9031399453

جناب اکبر علی 9931975586

خازن: جناب محمد اخلاق عالم

9708408000

♦♦♦

بہار میں انجمن ترقی اردو کی ضلعی شاخیں

انجمن ترقی اردو بہار کے سکریٹری جناب عبدالقیوم انصاری نے بذاتِ خود دلچسپی لے کر بہار میں ضلع سطح پر انجمن کی کئی شاخوں کی تشکیل نو کرکے اُن کے عہدے داروں کے نام اور موبائل نمبر ہمیں بھیجے ہیں، جسے ہم یہاں شائع کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ انجمن کی یہ ضلعی شاخیں اب اور زیادہ منظم ہوکر اردو کی ترقی اور فروغ کے لیے جدوجہد کریں گی اور ہمیں اپنی سرگرمیوں سے مطلع کرتی رہیں گی۔ (ادارہ)

انجمن ترقی اردو ضلع پورنیہ

⊙ انجمن ترقی اردو پورنیہ ضلع کی ایک نشست مورخہ ۲۶رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو پورنیہ ضلع کے عہدے داران و ممبران کی حیثیت سے منتخب کیے گئے:

صدر: پروفیسر اشتیاق احمد

9431479875

نائب صدور: جناب عبدالقیوم

9334667827

جناب اسعدالحق وحیدی 9431097041

جناب محمد جاوید صدیقی 9708710940

جناب ابرار اسماعیل ہاشمی 9931466238

سکریٹری: جناب مفتی احمد حسین قاسمی

9162087482

جوائنٹ سکریٹریز: جناب محمد فیروز

9431646406

ڈاکٹر کلیم اللہ، جناب مولانا مبارک حسین

9431865996

انجمن ترقی اردو ضلع کشن گنج

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع کشن گنج کی مجلس عاملہ کی ایک اہم نشست مورخہ ۲۵رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو کشن گنج ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدے داران و ممبران کی حیثیت سے منتخب کیے گئے:

صدر: جناب شہاب الدین خاں

9304973787

نائب صدور: جناب حسن عسکری، جناب زاہدالرحمن، جناب محمد ہارون

سکریٹری: جناب عبدالحفیظ خاں

8083821899

جوائنٹ سکریٹری: جناب عرفان احمد

9431886016

انجمن ترقی اردو ضلع ارریہ

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع ارریہ کی مجلس عاملہ کی ایک اہم نشست مورخہ ۲۶رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس انتخاب میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو ارریہ ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

سرپرست: پروفیسر محمد ظہیر 9430883953

صدر: جناب احتشام الحسن 9431437893

نائب صدور: جناب محمد مجیب الرحمن، جناب محمد خالد حسین، محترمہ صدارت خانم، جناب محمد اویس، جناب میر منصور عالم، جناب محمد مسعود

9661060964

پروفیسر رقیب احمد 8002019615

سکریٹری: جناب شمس محمد اویس اختر

9934048654

جوائنٹ سکریٹریز: جناب محمد محتشم عالم

8294517294

جناب مفتی محمد انعام الباری

9097681163

مولانا مشتاق احمد صدیقی

7634670711

خازن: جناب ارشد انور 9006174455

انجمن ترقی اردو ضلع کٹیہار

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع کٹیہار کی ایک اہم نشست مورخہ ۹رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس انتخاب میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو کٹیہار ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

صدر: جناب فیاض احمد 9934622315

نائب صدور: پروفیسر ہاشم رضا

9534499149

جناب حاجی حبیب الرحمن خاں

9955710987

جناب ایڈووکیٹ غلام شاہد

9931243236

جناب پرویز عشی، جناب احسن الکلام

8092193810

سکریٹری: پروفیسر جاوید اختر خاں

9931894952

جوائنٹ سکریٹریز: جناب ایڈووکیٹ قدوس، جناب عبدالکلام انصاری 9234359915

جناب ماسٹر منصور احمد، جناب رضوان مظہری

8271054900

جناب دانل احمد 97083922785

خازن: جناب سہیل احمد خاں

انجمن ترقی اردو سب ڈویژن تروینی، ضلع سپول

⊙ انجمن ترقی اردو تروینی گنج، سپول ضلع کی یک اہم نشست مورخہ ۱۶رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس انتخاب میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو تروینی گنج سب ڈویژن کے مجلس عاملہ کے عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

صدر: جناب محمد حفیظ الرحمن

نائب صدور: جناب محمد پرویز عالم، جناب محمد بشیرالدین، جناب مولانا اسلام الدین، جناب محمد سلیمان

سکریٹری: جناب محمد اسحاق

جوائنٹ سکریٹریز: جناب خدا بخش، جناب بشیرالدین، جناب محمد شوکت علی

خازن: جناب محمد نور عالم

انجمن ترقی اردو ضلع سپول

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع سپول کی ایک اہم نشست مورخہ ۱۶رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو سپول ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدہ داران و ممبران کی حیثیت سے منتخب کیے گئے:

صدر: جناب محمد ایوب 9470664198

نائب صدور: جناب محمد حبیب الرحمن

9470874332

جناب مولانا محمد رمضان علی

9931654886

جناب محمد اویس عالم 9939581313

جناب محمد کاظم قاسمی 8051492602

سکریٹری: جناب محمد تسیم الہدیٰ

9472828552

جوائنٹ سکریٹریز: جناب نور محمد انصاری

9471412980

جناب محمد نور اللہ انور 9430632227

جناب عبدالرحیم 9709604157

خازن: جناب محمد ابوالبشر 943099307

انجمن ترقی اردو ضلع مدھوبنی

⊙ انجمن ترقی اردو ضلع مدھوبنی کی ایک نشست مورخہ ۱۵رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں نئی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا، اس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو مدھوبنی ضلع کے عہدے داران و ممبران کی حیثیت سے منتخب کیے گئے۔

صدر: جناب عبدالمبارک 8570844812

نائب صدور: جناب محمد وصی احمد، جناب ثناء اللہ 8809739277، جناب محمد جمیل الرحمن 8651492226، جناب عبدالقدوس

سکریٹری: جناب محمد عقیل انجم

8986313481

جوائنٹ سکریٹریز: جناب محمد حمید الرحمن

8651492226

جناب محمد نسیم انصاری 8097386511

جناب ماسٹر محمد ضلیع الرحمن

8873408470

خازن: جناب محمد ذکاءاللہ

9525340100

انجمن ترقی اردو ضلع سستی پور

⊙ انجمن ترقی اردو سستی پور کی مجلس عاملہ کی ایک اہم نشست مورخہ ۱۵رنومبر ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی، جس میں مجلس عاملہ کا نیا انتخاب عمل میں آیا، اس میں درج ذیل حضرات انجمن ترقی اردو سستی پور ضلع کے مجلس عاملہ کے عہدے داران و ممبران کی حیثیت سے چنے گئے:

صدر: جناب انظارالحق سہارا

9939738780

نائب صدور: جناب امتیاز احمد

9471457767

جناب انوارالحق 7250521756

سکریٹری: جناب محمد زاہد حسین

9304564252

جوائنٹ سکریٹریز: جناب حسین احمد خاں

9471459486

جناب محمد سرفراز 9835282960

خازن: جناب معراج الحق قدوائی

8434031144

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

مدیر: اطہر فاروقی

شریک مدیر: محمد عارف خاں

پرنٹر پبلشر: شاہد خاں — مطبوعہ: ثمر آفسٹ پرنٹنگ پریس، دہلی

مالک: انجمن ترقی اردو (ہند)، اردو گھر ۲۱۲، راؤز ایونیو، نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲

قیمت (فی شمارہ) دو روپے، سالانہ: ۸۵ روپے (بیرونی ممالک: آٹھ امریکن ڈالر)

Phones: 23237210, 23236299, Fax: 011-23236299

E-mail: hamarizaban@anjumantaraqqiurduhind.org

http://www.anjumantaraqqiurduhind.org